روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس

بدھ 14 جولائی 2010ء یکم شعبان 1431 ہجری 14 وفا 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 148

یہ شخص شاعر نہیں

حضرت عمرؓ پہلے پہل سخت نفرت اور تعصب کا اظہار کرتے رہے۔ جو لوگ مسلمان ہو رہے تھے ان پر سخت مظالم توڑے۔ ایک روز آنحضرت ﷺ کے قتل کے ارادہ سے گھر سے نکلے۔ اُدھر رسولؐ اللہ خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعائیں کر رہے تھے کہ اے اللہ! ابوجہل بن ہشام اور عمر بن الخطاب میں سے جو تجھے زیادہ پسند ہے اسے اسلام کی آغوش میں لے آ۔ (ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ)

دراصل یہی دونوں سردار مکہ اسلام مخالف قیادت کے بڑے لیڈر تھے۔ آنحضرت ﷺ کی دعائیں رنگ لائیں اور عمرؓ میں رفتہ رفتہ تبدیلی آنے لگی۔ حضرت عمرؓ کا اپنا بیان ہے کہ ”قبول اسلام سے پہلے ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا تو آپؐ بیت اللہ میں سورۃ الحاقہ کی تلاوت کر رہے تھے میں اس کلام کی حسن و خوبی پر متعجب ہوا اور دل میں کہا کہ ”یہ شخص شاعر نہیں ہوسکتا اسی وقت سے اسلام میرے دل میں گھر کر گیا۔“

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآنی تعلیم وہ تعلیم ہے جس کی ایک بات بھی حق اور حکمت سے باہر نہیں اور جو سراسر پاکیزگی سکھاتا ہے مگر افسوس کہ وہ لوگ اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں جو ایک ذرہ ذرہ کو غیر مخلوق ہونے میں خدا کے برابر کرتے ہیں اور خدا کی نسبت یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ نعوذ باللہ کسی روح اور کسی ایک ذرہ کا بھی پیدا کرنے والا نہیں اور ایسا بخیل طبع ہے جو اپنے عاشقوں اور سچے پرستاروں کے گذشتہ گناہ نہیں بخشتا اور باوجودیکہ اس کی راہ میں کوئی جان بھی دے دے تب بھی پرانا کینہ نکالتا ہے اور ضرور اس کو سزا دیتا ہے پس جن کے خیالات خدا تعالیٰ کی نسبت یہ ہیں اور پھر انسانوں کے لئے یہ تعلیم ہے کہ گویا وہ حکم دیتا ہے کہ اولاد پیدا کرنے کے لئے ایک آریہ اپنی منکوحہ بیوی کو عین اس حالت میں کہ اس کے نکاح میں ہے دوسرے سے ہم بستر کرادے۔ بلکہ ایک مدت دراز تک۔ دس ۱۰ شخصوں سے ہمبستر کراسکتا ہے۔ ایسے لوگوں سے افسوس ہی کیا ہے اگر وہ اپنے سخت الفاظ سے ہمارا دل دکھاویں تو ہمیں صبر کرنا چاہئے۔ جب تک کہ ہمارا اور ان کا خدا تعالیٰ فیصلہ کرے اور اسی صبر کے لئے خدا تعالیٰ کے قرآن شریف میں یہ تعلیم ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے .... (آل عمران ع ۱۹) (ترجمہ) البتہ تم اپنے مالوں اور جانوں کے بارے میں آزمائے جاؤ گے اور تم اہل کتاب اور مشرکوں سے بہت دل آزار باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرو گے اور جوش اور اشتعال سے اپنے تئیں بچاؤ گے تو یہ بات ہمت کے کاموں سے ہے۔

اور یاد رہے کہ آریہ صاحبوں نے جو ہمارے مضمون سے اپنے مضمون کا پڑھنا آخری دن پر رکھا تو ان کی یہ غرض تھی کہ تا اپنے مضمون میں جہاں تک بس چل سکے ہماری کسی بات کا رد لکھ دیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مضمون میں ایسا کرنا چاہا مگر پھر بھی اپنی پردہ دری کرائی۔ اگر وہ بے جا حملہ نہ کرتے تو ہمیں کچھ ضرور نہ تھا کہ ہم ان کے اس غلط بیان کا پردہ کھولتے جو انہوں نے وید کی اعلیٰ تعلیم ہونے کے بارے میں پیش کیا ہے۔ مگر اب ہمیں ان کے جھوٹ کا پردہ کھولنے کے لئے پبلک کے آگے اس بات کو ظاہر کرنا پڑا کہ ان کا بیان وید کی تعلیم کی نسبت کہاں تک صحیح اور راست ہے۔

﴿چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 14﴾

رات دن قرآن کریم کو پڑھو

مجلس شوریٰ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ احباب جماعت کا علمی معیار بلند کرنے کے لئے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا۔ ترجمہ سے پڑھنا اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنا بہت ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

”صرف قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جس کے مطالب کبھی ختم نہیں ہوتے۔ رات دن قرآن کریم کو پڑھو۔ قرآن کے حقائق کبھی ختم نہ ہوں گے۔ اس کی حکمتیں نکلتی چلی آتی ہیں اور ہر لفظ پُر حکمت معلوم ہوتا ہے۔ پرانے زمانہ کی کہانیوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک تھیلی ہوتی تھی جس میں سے ہر قسم کے کھانے نکلتے آتے تھے۔ مگر یہ تو وہمی اور خیالی بات تھی۔ قرآن کریم واقع میں ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔“

(فضائل القرآن (4) انوار العلوم جلد 12 صفحہ 423)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

داخلہ جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے درخواست دینے والے طلباء اپنی تیاری کیلئے درج ذیل باتوں پر خاص توجہ دیں۔

1۔ پانچوں نمازیں باقاعدہ ادا کریں اور روزانہ صحت تلفظ کے ساتھ تلاوت قرآن کریم کریں۔

2۔ بنیادی جماعتی تاریخ سے واقفیت حاصل کریں۔

3۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے خاندان اور خلفاء کے متعلق معلومات خاص طور پر حاصل کریں۔

4۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی شائع کردہ کتب ”دینی معلومات“ اور ”معلومات“ کو اچھی طرح پڑھ لیں۔

5۔ روزنامہ الفضل باقاعدگی سے پڑھیں۔

6۔ اردو کے علاوہ انگریزی اخبارات بھی پڑھیں۔

7۔ انگریزی اخبار میں سے کوئی خبر پڑھ کر سنانے کی مشق کریں۔

8۔ تحریری امتحان اور انٹرویو کیلئے تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کردیا جائے گا۔ (وکالت تعلیم)

3

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ یورپ

طلباء جامعہ احمدیہ کو نصائح۔ افتتاح بیت احسان اور جلسہ کے انتظامات کا معائنہ وخطاب اور ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

22 جون 2010ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا چار بجے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں فرینکفرٹ اور اس کے گردونواح کی جماعتوں کے علاوہ Bielefeld اور Vievsen کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں اور بیرونی ممالک سے پاکستان، کینیڈا اور آسٹریا سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ مجموعی طور پر 19 خاندانوں کے 64 افراد نے اور چار احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بڑی عمر کے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام بارہ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کے ساتھ پروگرام

آج دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کا ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔ اس پروگرام کا انعقاد بیت القیوم میں ہوا۔ یہ جماعتی سنٹر 1993ء میں خریدا گیا تھا۔ اس کا رقبہ 9.988 مربع میٹر ہے۔ اس قطعہ زمین پر ایک دومنزلہ عمارت اور ایک بڑا ہال اور بعض چھوٹے ہال پہلے سے ہی تعمیر شدہ موجود تھے۔ ایک بڑا ہال جلسہ سالانہ (جرمنی) کے سامان کے لئے بطور سٹور استعمال ہوتا ہے۔ ایک ہال کو بطور بیت الذکر استعمال کیا جارہا ہے۔ رہائشی عمارت میں اس وقت اساتذہ جامعہ کی رہائش ہے۔ جماعت احمدیہ جرمنی کا پہلا MTA مبشر سٹوڈیو اسی جگہ بیت القیوم میں ہی بنا تھا۔ بعد میں جب بیت السبوح کی عمارت خریدی گئی تو پھر یہاں منتقل ہوا۔

بارہ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح سے بیت القیوم کے لئے روانہ ہوئے اور ایک بجکر پانچ منٹ پر بیت القیوم تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے اپنے اساتذہ کرام کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ طلباء جامعہ احمدیہ نے باربی کیو (BBQ) کا پروگرام بنایا تھا۔ اس تقریب کا انتظام کھلے لان میں Cherry کے درختوں کے نیچے کیا گیا تھا جو پھل سے لدے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ سارے طلباء کیسے ہیں۔ پڑھائی ٹھیک چل رہی ہے۔ اولیٰ کے کون سے ہیں؟ اور ممہدہ کے کون سے ہیں؟ اور اس وقت دو کلاسیں ہیں؟ دونوں کلاسوں کے طلباء نے باری باری اپنے ہاتھ بلند کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ طلباء کے امتحان ہوگئے ہیں لیکن رزلٹ جلسہ جرمنی کے بعد آئے گا۔ حضور انور نے فرمایا جلسہ کے بعد دیں گے تاکہ یہ جلسہ کی ڈیوٹیاں صحیح دے سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ کے دریافت فرمانے پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ طالب علم کو پچاس یورو ماہوار جیب خرچ دیا جاتا ہے۔ حضور انور نے طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے دریافت فرمایا کہ کتنے طلباء ہیں جو Pocket Money کے علاوہ گھر سے پیسے لیتے ہیں۔ اس پر بعض طلباء نے ہاتھ کھڑے کئے۔

ایک طالبعلم نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ وہ بیس یورو ماہانہ گھر سے لیتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کیوں جماعت جو رقم دیتی ہے اس پر گزارہ نہیں ہوتا؟ کم خرچ کرنے کی عادت ڈالو۔ ایک دوسرے طالب علم نے جو گھر سے رقم لیتا ہے۔ بتایا کہ Weekend پر گھر جانا ہوتا ہے اور کرائے وغیرہ کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا گھر نہ جایا کرو۔ اگر پیسے ختم ہوگئے ہیں تو آرام سے بیٹھو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مجھے یاد ہے ہمارا بھی جیب خرچ تھا۔ جب مہینے کے آخری دن آتے تھے تو ختم ہوجایا کرتا تھا۔ پہلے، مہینے کے شروع میں، ہوسٹل میں بڑی اچھی قسم کا، بڑا اعلیٰ ناشتہ کیا کرتا تھا اور آہستہ آہستہ جب پیسے ختم ہوجاتے تھے تو پھر ایک سوکھا ٹوسٹ اور چائے کی پیالی پر گزارا کرتا تھا۔ تو اس طرح کرنا چاہئے۔ میں تو اس وقت جامعہ میں نہیں پڑھا، نہ جامعہ میں تھا یونیورسٹی میں پڑھ رہا تھا۔ تب بھی میں نے یہ فکس کیا ہوا تھا کہ جتنا جیب خرچ ملتا ہے اسی میں گزارہ کرنا ہے اور پھر دیکھتا رہتا تھا۔ مثلاً اگر ناشتہ پر انڈا کھانا ہے۔ آپ لوگوں کو تو بنا بنایا مل جاتا ہے۔ ہم خود ناشتہ تیار بھی کرلیتے تھے۔ ہوسٹل میں بعض دفعہ اجازت ہوتی ہے تو شروع میں انڈا مکھن میں تل لیا کرتے تھے۔ مہینے کے آخری دنوں میں پانی میں تل لیا کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا۔ اس لئے کوشش کرو کہ جو گزارا ہے وہ کم ازکم اسی میں ہو جو وظیفہ ملتا ہے۔ جب میدان عمل میں جاؤ گے تو پھر کیا گھر سے پیسے منگوایا کرو گے؟ یہاں تو اچھے حالات میں گزارہ ہو جاتا ہے۔ افریقہ میں بعض دفعہ صرف مشکل سے گھر کا خرچ چلتا ہے بلکہ شروع کے جو ہمارے مربیان افریقہ میں گئے ہیں۔ ان کے تو اتنے تھوڑے الاؤنس ہوتے تھے کہ بعض دفعہ ہمارے ایسے پرانے مربی مولوی شریف احمد صاحب اور مولوی نذیر احمد مبشر صاحب وغیرہ، کھانے وغیرہ کے لئے تو کچھ نہیں ہوتا تھا۔ دو تین چار ٹوسٹ پانی کے ساتھ کھالیا کرتے تھے اور تم تو ماشاء اللہ باربی کیو (BBQ) کھا رہے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلباء جامعہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت جب کرتے ہو تو اس کے معنی بھی سمجھتے ہو۔ اس کو غور کرکے اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش بھی کیا کرو۔ کتنے ہیں جو اس طرز پر سوچتے ہیں اور تلاوت کرتے یا پڑھتے ہیں؟ اس پر طلباء نے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور نے فرمایا ماشاء اللہ اچھے، کافی سکالر آپ پیدا کر رہے ہیں۔

حضور انور نے اولیٰ کلاس سے دریافت فرمایا کہ کونسا مضمون آپ کو مشکل لگتا ہے۔ ایک طالبعلم نے بتایا ترجمۃ القرآن۔ اس پر حضور نے فرمایا اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ خود پڑھنا شروع کرو گے تو آسان ہو جائے گا۔ ممہدہ ہی میں پڑھنا شروع کر دینا چاہئے۔ قرآن کریم کا جو ترجمہ ہے اس کو بس اچھا وقت دے کر پڑھو۔

حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ کتنے لڑکے ہیں جو یہاں جرمنی کا روزانہ اخبار باقاعدگی سے پڑھتے ہیں۔ آجکل یہاں پارٹی لیڈرشپ کا مسئلہ بنا ہوا ہے وہ کیا ہے؟

ایک طالبعلم نے بتایا کہ یہاں کی رولنگ پارٹی کے صدر نے افغانستان میں Troops کے حوالہ سے ایک غلط بات کہہ دی تھی جس کی وجہ سے اس کو بعد میں Resign دینا پڑا۔

حضور انور نے طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ جو موجودہ رولنگ پارٹی ہے یہ بھی تو اکثریت میں نہیں ہے بلکہ کسی دوسری پارٹی کی Coalition سے حکومت بنی ہے۔ طالبعلم نے بتایا کہ CDU اور FDP نے مل کر حکومت بنائی ہے۔

حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا جرمن پارلیمنٹ میں کل کتنی سیٹیں ہیں؟ جس پارٹی کی پرائم منسٹر ہے اس پارٹی کی پارلیمنٹ میں کتنی سیٹیں ہیں؟

ایک طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ سٹراسبرگ جو فرانس کا شہر ہے اس کی کیا اہمیت ہے؟ جواب میں طالبعلم نے بتایا کہ یہاں یورپین پارلیمنٹ ہے اس پر حضور انور نے فرمایا یورپین پارلیمنٹ تو ہے اس میں آجکل، اس کے علاوہ بھی جرمنی سے کوئی تعلق رکھتا ہے۔ اس کی اہمیت کوئی ہے؟ حضور انور نے فرمایا سٹراس برگ جرمنی کا حصہ ہوتا تھا اور اس کو کئی دفعہ تقسیم کیا گیا۔ آخر جنگ عظیم دوم کے بعد تقسیم کرکے فرانس کو دے دیا۔ اس لئے وہاں کچھ علاقے میں جرمن بولی جاتی ہے۔ وہاں بھی کئی مشہور ایسی جگہیں ہیں اور ایسے Chamber ہیں جہاں یہودیوں کو جلایا گیا تھا۔

جرمنی میں پہلی بیت الذکر کے تعلق میں حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالبعلم نے بتایا کہ پہلی بیوت الذکر برلن میں ہے جو لاہوریوں کے پاس ہے اور جو ہماری جماعت کی پہلی بیت الذکر ہے وہ جنگ عظیم دوم کے بعد ہمبرگ میں 1957ء میں بنی تھی۔

حضور انور نے فرمایا جو اخباروں میں Letter to Editors ہوتا ہے وہ پڑھا کرو کہ دین حق کے بارہ میں کوئی خط آتے ہیں۔ آرٹیکل آتے ہیں۔ ان کے پھر جواب تیار کرنے کی کوشش کیا کرو۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو Abitur کرکے یہاں جامعہ میں آئے ہیں۔ تم لوگوں میں اتنا پوٹینشل ہونا چاہئے کہ جواب لکھ سکو۔

حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ ایشیا میں انڈیا میں سورج چاند گرہن کس سن میں لگا تھا کب کس سال میں؟

ایک طالبعلم نے بتایا کہ سال 1894ء اور 1895ء میں لگا تھا۔ رمضان کے مہینہ میں۔ حضور انور نے فرمایا دو سال کیوں؟ حضور انور نے فرمایا 1894ء میں انڈیا میں، ایشیا میں لگا تھا اور اگلے سال 1895ء میں امریکہ وغیرہ اور بعض مغربی علاقوں میں لگا تھا۔

حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ آجکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جو کپڑا ہے۔ کفن مسیح۔ اس کے بارہ میں Controversies چلنی شروع ہوگئی ہیں پتہ ہے وہ کیا ہیں؟

ایک طالبعلم نے بتایا کہ کہتے ہیں کہ خون کے جو دھبے ہیں وہ زندہ آدمی کے ہیں، حضور انور نے فرمایا یہ بھی کہتے ہیں کہ 700 سال پہلے کا ہے۔ دو ہزار سال پہلے کا نہیں ہے اس بارہ میں کوئی آرٹیکل پڑھا ہے۔ یہاں بھی آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا وہ بھی یہ مانتے ہیں تو جب میں وہاں گیا ہوں تو وہاں کا جو ڈائریکٹر تھا جو چیئرمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ہے اس کمیٹی کا وہ بھی یہ کہتا تھا کہ خون کے دھبے زندہ آدمی کے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے جواب دیتے ہوئے بتایا کہ 700 سال قبل یہ کفن ان جگہوں سے مرمت کیا گیا تھا جہاں سے پھٹا اور خراب ہوا تھا اور بالکل اسی کپڑے سے مرمت کیا گیا تھا جو پرانا کپڑا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا جو کپڑا ساتھ لگا ہوا ہے اور جو اس کا اوریجنل کپڑا ہے۔ اس کی دوبارہ ریسرچ کی کوشش کررہے ہیں تو وہ اتنا ہی پرانا ہے۔ دوہزار سال سے تین ہزار سال تک کہتے ہیں۔ بہرحال دوہزار تک تو ہوگا ہی۔ تو دھاگے بھی اس زمانے کے ہیں اور اسی زمانے کی بنتی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوتی تھی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ پوپ کے جواب میں جو کتاب لکھی گئی ہے جرمن میں بھی اور اردو میں بھی آپ لوگوں میں سے کتنوں نے پڑھ لی ہے۔ اس میں سے کوئی خاص دلیل جو آپ لوگوں میں سے کسی کو اپیل کی ہو۔ پوپ کے سوالات کا رد کیا ہے اور بہت سارے دلائل دیئے گئے ہیں۔ کافی دلیلیں ہیں۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ ایک حدیث ہے روایت ہے غالباً کہ آنحضرت ﷺ کی تعلیم کا پیغام لے کر صحابہ ایک بادشاہ کے پاس گئے۔ ادھر ایک کفار کا بھی نمائندہ تھا۔ بادشاہ نے آنحضرت ﷺ کے بچپن کے بارہ میں پوچھا کہ نبوت سے پہلے کیسے تھے۔ کتنی تعداد تھی اور سارا کچھ معلوم کرنے کے بعد بادشاہ نے کہا جو علامتیں تم نے بتائی ہیں یہ ایک نبی کی علامتیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ تو ایک واقعہ ہے اور حبشہ کا ہے۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا تم لوگ اپنے جنرل نالج کو بڑھاؤ اور اخبار روز پڑھا کرو۔ جس ملک میں رہتے ہو اس کے بارہ میں، وہاں کی حکومت کے بارے میں، نظام کے بارہ میں کہ وہاں کیا ہورہا ہے۔ دین حق کے متعلق کیا اعتراض ہورہے ہیں۔ یہ بھی ابھی سے پڑھنا شروع کرو۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء اور سٹاف کو شرف مصافحہ بخشا اور پرنسپل صاحب سے اساتذہ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ مربی انچارج جرمنی حیدر علی ظفر صاحب بھی جامعہ میں پڑھایا کریں اور پیریڈز لیا کریں۔ جامعہ یوکے میں وہاں کے مربی انچارج عطاء المجیب راشد صاحب بھی پڑھاتے ہیں۔

بیت القیوم میں ایک جرمن احمدی دوست مکرم سعید گیسلر صاحب انچارج منصوبہ تعمیر سو بیوت الذکر جرمنی مقیم ہیں۔ انہوں نے اس سنٹر کے ایک کھلے علاقہ میں ایک Poni اور چند بھیڑ بکریاں رکھی ہوئی ہیں۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے اس حصہ کی طرف تشریف لے گئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بڑے ہال کا معائنہ فرمایا جو جلسہ سالانہ کے سامان کے لئے بطور سٹور استعمال ہوتا ہے۔

سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت القیوم سے واپس بیت السبوح کے لئے روانہ ہوئے۔ دو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سہ پہر ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ امریکہ اور پاکستان سے آنے والے احباب کے علاوہ جرمنی سے فرینکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں اور Waldshut، Kaiserlautern کی جماعتوں سے آنے والی مجموعی طور پر 40 فیملیز کے 131 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی اور ہر فیملی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام نو بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

23 جون 2010ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

حضور انور سے ممبر آف پارلیمنٹ کی ملاقات

جرمنی کی کرسچین ڈیموکریٹک پارٹی (CDU) کے ممبر آف پارلیمنٹ ڈاکٹر مشائیل مائسٹر (Dr. Michael Meister) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف ڈاکٹر مائسٹر 1994ء سے پارلیمنٹ کے ممبر ہیں ملک کی نیشنل اسمبلی میں یہ حکومتی پارٹی کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر ہیں۔ یہ پارٹی کے اقتصادی امور کے ماہر بھی ہیں اور بعض بینکوں کے بورڈ کے ممبر بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Dr. Meister سے جرمنی اور یورپ کی موجودہ صورتحال کا ذکر کیا اور یورو کرنسی کے بحران کے حوالہ سے گفتگو فرمائی۔ Dr. Meister نے بتایا کہ مختلف ممالک گزشتہ سالوں کے دوران آمد سے بہت زیادہ اخراجات کرتے رہے ہیں۔ اس لئے ان ممالک میں بجٹ کا توازن قائم رکھنا انتہائی مشکل ہوگیا ہے۔ یورپی یونین نے Euro کو بحران سے نکالنے کے لئے ایک پیکج بنایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جرمنی، فرانس اور شمالی یورپ کے ممالک کے لوگ نسبتاً زیادہ محنتی اور دیانتدار ہیں اور جنوبی ممالک میں جہاں بحران سامنے آیا ہے زیادہ Hard Working کا رجحان کم ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس وقت عالمی سطح پر تین علاقے اپنی معیشت کے لحاظ سے اہم ہیں۔ ان میں ایک تو EU ہے، دوسرا شمالی امریکہ کا ہے اور ان کے علاوہ بالخصوص ترقی پذیر ممالک تیزی سے آگے آرہے ہیں۔ جیسے چین اور انڈیا۔ ان سب کو مل کر عالمی مسائل کے حل تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر احتیاط نہ کی گئی تو سنگین صورتحال سامنے آسکتی ہے اور جنگ کا خطرہ بھی ہوسکتا ہے۔

Dr. Meister نے اس بات کا ذکر کیا کہ یورپ گزشتہ ساٹھ سال سے پُرامن ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ EU کو ان معاملات میں لیڈنگ رول ادا کرنا چاہئے اور باہمی افہام تفہیم سے مسائل حل کرنے چاہئیں۔

چین کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ یہ قوم بہت مستقل مزاج Determined اور محنتی قوم ہے اور جب وہ کسی بات کا ارادہ کرلیتے ہیں تو اس کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ ان کی معیشت کی طاقت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں لوگ قدرے کم اجرت پر کام کرتے ہیں۔

Dr. Meister نے سوال کیا کہ کیا چین کی مصنوعات مغربی مصنوعات کے معیار کی ہیں تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کی مصنوعات کے مختلف معیار ہیں اور ہر طبقہ کی قوت خرید کے مطابق وہ چیزیں بناتے ہیں۔ یورپ کے ممالک میں چونکہ اجرت کا معیار بلند ہے اس لئے ان کی مصنوعات مہنگی ہوتی ہیں۔

یورپ کی معیشت کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مثلاً انگلستان کی معیشت کا زیادہ تر انحصار خدمات (Services) پر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ دیگر شعبہ ہائے زندگی کا بھی معیشت میں حصہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے زراعت کے شعبہ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ بعض چیزیں بعض مخصوص ممالک ہی پیدا کریں اور جرمنی ان کو درآمد کرے۔ بلکہ جرمنی کو زراعت میں بھی خود انحصاری کی پالیسی کو اپنانا چاہئے۔

حضور انور نے سوویت یونین کی مثال دی کہ وہاں بعض مصنوعات، بعض مخصوص ریاستوں میں پیدا کی جاتی تھیں۔ لیکن جب یہ ممالک الگ ہوئے تو ان سب کو مشکلات پیش آئیں۔

ماحولیاتی آلودگی کے بارہ میں Dr. Meister نے سوال کیا کہ اس کا حل کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب بھی قدرتی عمل میں دخل اندازی ہوگی تو توازن میں بگاڑ پیدا ہوگا۔ اس کی ذمہ دار بہت سی گیسوں کا اخراج ہے جیسا گاڑیوں سے یا کارخانوں سے۔ نائیجیریا میں یہ قانون بنایا گیا کہ ایک دن طاق نمبر والی اور ایک دن جفت نمبر والی گاڑی چلے گی۔ تو لوگوں نے دو دو گاڑیاں لے لیں اور یہ چیز آب و ہوا کے لئے پہلے سے بڑھ کر مضر ثابت ہوئی۔

حضور انور نے پاکستان کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ بچپن میں جب ہم اسلام آباد اور شمالی علاقوں کی طرف سفر کرتے تھے تو وہاں پہاڑ، درختوں سے بھرے ہوتے تھے۔ لیکن اب اگر وہاں جائیں تو یہ علاقے Barren نظر آتے ہیں۔

عالمی ماحولیاتی پالیسی کے بارے میں چین کا یہ ردعمل ہے کہ یورپ اور امریکہ کا اقتصادی معیار حاصل کرنے کے لئے انہیں ابھی کم ازکم پندرہ سال کا عرصہ درکار ہے اور اس لئے وہ ماحولیات کے تحفظ سے زیادہ اپنی معیشت کی ترقی کو ترجیح دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سود کے حوالہ سے فرمایا کہ سود کو معاشی بدحالی کی وجہ سمجھتے ہیں تبھی ہر جگہ شرح سود کم کی ہے۔ لیکن اب قرض کے لئے بینکوں کے پاس سرمایہ نہیں ہے۔ اس پر آپ لوگ سوچیں۔

Dr. Meister نے ذکر کیا کہ اس وقت Liquidity بہت زیادہ ہے اور یورپین سنٹرل بینک کے ذمہ یہ کام ہے کہ افراط زر سے بھی بچے اور سرمایہ کاری کا معیار بھی اونچا رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس معاملہ میں آپ کو انتہائی احتیاط سے سوچ سمجھ کر درست فیصلہ کرنے ہوں گے۔ یورپ میں بہت سے اخراجات غیر پیداواری Non-Productive چیزوں پر ہورہے ہیں۔ ان کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے۔ یورو (Euro) کے بحران کے حوالہ سے Dr. Meister نے کہا کہ امریکہ کا بجٹ اکثر یورپ کے ممالک سے زیادہ غیر متوازن ہے لیکن Analysts امریکہ کی معیشت پر اتنی توجہ نہیں دیتے جتنی وہ یورپ کے ممالک کے بجٹس کو دے رہے ہیں۔ اس ضمن میں چین کے ایک اعلیٰ وزیر نے کہا کہ ڈالر کے علاوہ بھی کوئی اور ریزرو کرنسی ہونی چاہئے۔ اس کا یہ کہنا ہی امریکہ کے لئے خطرہ کا سگنل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا غالباً یورو کو نقصان پہنچانے کی بھی کوششیں ہورہی ہیں۔

Dr. Meister نے یہ بھی پوچھا کہ 9/11 کے واقعہ نے معیشت پر کیا منفی اثرات مرتب کئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ 9/11 کے حملے نے اتنے منفی اثرات مرتب نہیں کئے۔ عالمی بحران کی اصل وجہ افغانستان اور عراق کی جنگیں تھیں۔ ان کے لئے بلین ڈالر خرچ کئے جارہے ہیں۔ پہلی اور دوسری عالمی جنگوں میں بھی یہ ہوا کہ ہتھیاروں کی صنعت نے بہت ترقی کی اور منافع کمایا۔ آجکل بھی یہی صورتحال ہے۔ یہ صنعتیں

منافع کما رہی ہیں اور عمومی معیشت کو فائدہ کم ہو رہا ہے۔

Dr. Meister کے اس سوال پر کہ عالمی دہشت گردی کا سدباب کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جنگ اور طاقت کے ذریعہ یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اس پر Dr. Meister نے کہا کہ عالمی دہشت گردی پر ہمارا کوئی اور ردعمل ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات درست ہے۔ اسی طرح دیکھنا چاہئے ان لوگوں کے پاس ہتھیار کہاں سے آتے ہیں۔ یہ لوگ خود تو ہتھیار نہیں بناتے، نہ ہی خرید سکتے ہیں۔ اسی طرح ان کی مالی امداد کون کر رہا ہے۔ اس بات کا جائزہ لیا جانا چاہئے۔ اگر ان کی مالی امداد کے ذرائع روک دیئے جائیں تو اپنی موت آپ مر جائیں گے۔

Dr. Meister کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات بارہ بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔ اس ملاقات میں مکرم امیر صاحب جرمنی اور سیکرٹری شعبہ دعوت الی اللہ بھی شامل تھے۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے سیشن میں ملاقات کرنے والی فیملیز میں پاکستان، آسٹریلیا، سویڈن اور ناروے سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ جرمنی سے فرینکفرٹ ریجن اور Regensburg، Freiburg کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ مجموعی طور پر 38 خاندانوں کے 118 افراد اور 9 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت المہدی میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نماز جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جرمنی سے فرینکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ سٹگارٹ، بورکن، ہمبرگ اور رائنگن کی جماعتوں اور بیرونی ممالک سے پاکستان، امریکہ سے آنے والے بعض احباب اور فیملیز نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کی۔ اس طرح آج صبح مجموعی طور پر 44 فیملیز کے 151 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام نو بجے تک جاری رہا۔

مکرم نصیر احمد انجم صاحب سیکرٹری جائیداد لوکل امارت منہائم و ناظم رہائش جلسہ سالانہ جرمنی کی بیٹی عزیزہ حمدہ انجم صاحبہ کے رخصتانہ کا پروگرام تھا۔ اس کا انتظام جماعتی سنٹر بیت الفتوح کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔

ملاقاتوں کے بعد نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رخصتانہ کی اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور اس تقریب کو رونق بخشی اور بچی کو اپنی دعاؤں سے رخصت کیا۔

بعدازاں سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

24 جون 2010ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا چار بجے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی، خطوط اور رپورٹس پر ہدایات دیں اور مختلف دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروفیت رہی۔

افتتاح بیت الذکر

آج پروگرام کے مطابق، جرمنی میں 100 بیوت الذکر کی تعمیر کے منصوبہ کے تحت Mannheim شہر میں تعمیر ہونے والی 29 ویں بیت الذکر کا افتتاح تھا اور پھر بعد میں وہاں سے جلسہ گاہ Mai Markt کے لئے روانگی تھی۔

چار بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں قافلہ منہائم کے لئے روانہ ہوا۔ بیت السبوح سے منہائم کا فاصلہ 87 کلومیٹر ہے۔ پانچ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت احسان منہائم میں تشریف آوری ہوئی۔ لوکل امیر منہائم مکرم سہیل بٹ صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بچوں اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ بعدازاں حضور انور نے بیت احسان کے بیرونی حصہ میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر کے اندر تشریف لے گئے اور بیت الذکر کا معائنہ فرمایا اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور ان نمازوں کے ساتھ بیت الذکر کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیت الذکر کے افتتاح کے تعلق میں ایک تقریب کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لئیق احمد صاحب نے پیش کی اور ساتھ اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں مکرم اویس اکبر باجوہ صاحب نے جرمن ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے منہائم شہر اور بیت احسان کا تعارف پیش کیا۔

Mannheim شہر جرمنی کے صوبہ Bade کا دوسرا بڑا صنعتی شہر ہے۔ تین لاکھ گیارہ ہزار سے زائد مکینوں کو سموئے ہوئے دریائے Rhein اور دریا Neckar کے دامن میں آباد ہیں۔ یہاں مسلمان آبادی کا تناسب 8 فیصد ہے اور ان میں زیادہ تعداد ترکی قوم کی ہے۔ اس شہر کا ایک خاص امتیاز Water Tower ہے جو شہر کے مرکزی حصہ میں بجانب مشرق تعمیر کیا گیا ہے۔ اس شہر کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ دنیا کا پہلا بائیسکل (Bicycle) 1817ء میں اور دنیا کا پہلا Automobile 1886ء میں اسی شہر میں تیار کیا گیا۔ Mannheim میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ قیام 1990ء میں ہوا اور اس شہر میں جلسہ سالانہ جرمنی کا انعقاد 1995ء سے شروع ہوا۔ جس کی وجہ سے شہر کی انتظامیہ اور سرکردہ حکام سے جماعت کے اچھے تعلقات قائم ہوئے۔

جماعت احمدیہ جرمنی نے مئی 2007ء میں یہاں تین لاکھ چالیس ہزار یورو کی لاگت سے 1641 مربع میٹر کے رقبہ پر مشتمل ایک قطعہ زمین خریدا۔ جہاں دسمبر 2008ء میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یہاں دو منزلہ بیت الذکر کی تعمیر کے علاوہ تیسری منزل پر مشن ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے اور ساتھ جماعتی دفاتر بھی ہیں اور رہائشی حصہ بھی ہے۔

بیت الذکر کے لئے مردوں اور خواتین کے دو علیحدہ علیحدہ ہال ہیں۔ 13 میٹر بلند دو مینارے تعمیر کئے گئے ہیں اور بیت الذکر کے گنبد کا قطر پانچ میٹر ہے۔

بیت الذکر اور مشن ہاؤس کی تعمیر پر مجموعی خرچ 9 لاکھ یورو آیا ہے اور یہ خرچ یہاں کی مقامی جماعت نے برداشت کیا ہے۔ بیت الذکر کے بیرونی حصہ میں 20 گاڑیوں کو پارک کرنے کی گنجائش بھی موجود ہے۔

اس بیت الذکر کی تعمیر میں احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ حصہ لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 15 ایسے احباب کو سرٹیفکیٹ عطا فرمائے جنہوں نے اس بیت الذکر کی تعمیر کے مختلف مراحل میں غیر معمولی طور پر خدمت کی توفیق پائی ہے۔ ان احباب کے نام درج ذیل ہیں۔

مکرم عبدالمومن صاحب، مشتاق احمد صاحب، اسد ملہی صاحب، ابراہیم ملہی صاحب، رضوان احمد صاحب، عبدالولی صاحب، انیس احمد صاحب، طاہر بٹ صاحب، رفاقت احمد صاحب، تصور کاہلوں صاحب، ندیم اللہ صاحب، نوید نائیک صاحب، ڈاکٹر شاہد صدیق صاحب، تنویر احمد صاحب، نعمان احمد صاحب

ان سبھی خوش نصیب احباب نے اپنے پیارے آقا سے جہاں یہ سرٹیفکیٹ حاصل کئے وہاں مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور کا افتتاحی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

الحمدللہ کہ آج آپ کو اس شہر میں یہ (بیت الذکر) بنانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ (بیت الذکر) بنانا تو ایک اہم کام اپنی ذات میں ہے ہی لیکن (بیت الذکر) کو آباد کرنا اس سے بڑا اہم کام ہے۔ بڑی بڑی خوبصورت (بیوت الذکر) اور بڑی بڑی وسیع (بیوت الذکر) جس میں ہزاروں لوگ سما سکتے ہیں، دنیا میں بنتی ہیں اور دوسرے (-) بناتے ہیں لیکن اس زمانے میں، ان (بیوت الذکر) کی وسعت کے باوجود، ان (بیوت الذکر) کی خوبصورتی کے باوجود، ان میں ایک کمی ہے اور وہ ایک بہت بڑی کمی ہے اور وہ کمی یہ ہے...... کہ اس امام کو نہیں مانا جس کے ماننے کا اللہ تعالیٰ کے رسول نے حکم فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ میرا اسلام اسے پہنچاؤ۔

پس یہ بات بھی بہت اہم بات ہے جو ہر احمدی کو اپنے مدنظر رکھنی چاہئے کہ ہماری (بیوت الذکر) میں اگر اس طرح دلوں کی کدورتیں رکھنے والے لوگ آتے رہے۔ آپس میں رنجشیں پیدا کرنے والے لوگ آتے رہے تو پھر ہمارا یہ دعویٰ...... ہے غلط ہوگا۔ اس لئے ہر وہ احمدی جو (بیت الذکر) میں آتا ہے۔ اس بات کو خاص طور پر اپنے ذہن میں رکھے کہ ہماری بیوت الذکر کا ایک امتیاز ہے اور وہ امتیاز ان بیوت الذکر کا تقدس قائم کرنا ہے۔ وہ امتیاز اپنے دلوں کو کینوں اور بغضوں اور کدورتوں سے پاک کرنا ہے۔ وہ امتیاز خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرنا ہے۔ وہ امتیاز عبادتوں کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا ہے۔ وہ امتیاز حقوق العباد کی ادائیگی کرنا ہے۔

جب یہ چیزیں پیدا ہوں گی تب آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہاں ہماری بیوت الذکر یقیناً وہ بیوت الذکر ہیں جو ہماری بیوت الذکر کو دوسرے (-) کی بیوت الذکر سے ممتاز کرتی ہیں۔

پس اس بات کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیں کہ ہماری بیوت الذکر خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر بنائی گئی (بیوت الذکر) ہیں اور ان میں وہی کام ہونے چاہئیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمائے ہیں۔ ہر دفعہ جب (بیوت الذکر) کا افتتاح ہوتا ہے ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر پر مشتمل وہ آیات پڑھتے ہیں جن میں خانہ کعبہ کی بنیاد رکھنے کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نسل کے لئے دعا کی، اپنی نسل میں سے ایک عظیم نبی مبعوث ہونے کے لئے دعا کی۔ قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صرف دعا کا ہی نہیں بلکہ آپ کے عمل کا بھی ذکر کیا ہے اور اس عمل کا اظہار ایک جگہ اس طرح فرمایا کہ و ابراھیم الذی وفیٰ

کہ ابراہیم وہ تھا جس نے وفا کی۔ جس نے وفا کے ساتھ اپنے عہد کو نبھایا اور اس وفا کا صلہ پھر کیا ملا کہ ہزاروں سال بعد آج ہر مسلمان، دنیا میں کروڑوں مسلمان جب آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی درود بھیجتے ہیں۔ یہ امتیاز جو درود بھیجنے کا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے وفا کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کو نہیں ملا۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کی عظمت کی وجہ سے کیونکہ آپ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اس درود میں شامل کر لیا۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا کہ ابراہیم کے اسوہ پر چلو۔ وہ کیا اسوہ تھا وہ وفا کا اسوہ تھا وہ عبادات کا اسوہ تھا۔ انہوں نے تو اپنی عبادات کو قائم کرنے کے لئے دنیا کو دین سکھانے کے لئے اپنی بیوی اور بیٹے کی قربانی اس طرح کی کہ بے آب وگیاہ جگہ میں چھوڑ دیا۔ یہاں رہو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس گھر کو آباد کرو۔

آپ لوگ جو ان ملکوں میں رہ رہے ہیں۔ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی سہولتیں مہیا فرمائی ہیں۔ ہر طرح کی آسائش اور کشائش مہیا فرمائی ہے۔ آپ لوگوں کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اور زیادہ شکر گزار بندے بنتے ہوئے ان (بیوت الذکر) کو نہ صرف آباد کریں بلکہ اس طرح آباد کریں، جس طرح آباد کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ آپس میں محبت و پیار اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرتے ہوئے آباد کریں۔ رحماء بینھم کے نظارے دکھائیں۔...... اگر دلوں کے کینے ہیں، بغض ہیں، آپس کی رنجشیں ہیں، عہدیداروں اور غیر عہدیداروں میں آپس کی ہم مزاجی نہیں ہے۔ Understanding نہیں ہے تو بیوت الذکر میں آتے ہوئے آپ کے دل پھٹے رہیں گے۔ ہمیشہ یاد رکھیں، ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ...... حضرت مسیح موعود کو ماننے کے بعد کبھی ان لوگوں میں سے نہ بنیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قلوبھم شتی کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ آپ کے دل ایک ہونے چاہئیں۔ ایک جسم کی طرح جماعت کا وجود ہونا چاہئے۔ ایک ساتھ ہر ایک کا دل دھڑکنا چاہئے۔ نمازوں میں آئیں تو ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔ ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔ یہی وفا ہے، یہی عہد ہے جو آپ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود سے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ایک لمبی حدیث ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے عہد پورا کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں میں سے بنا۔ تو عہد پورا کرنے والے کون ہیں۔ آپ نے اس زمانے کے امام کے ہاتھ پر ایک عہد کیا۔ شرائط بیعت آپ پڑھتے ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کرتے ہوئے دوسروں کو پڑھاتے ہیں۔ کبھی خود بھی غور کرنا چاہئے کہ ہم کس حد تک ان شرائط بیعت پر عمل کر رہے ہیں۔ ہم کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہے ہیں، ہم کس حد تک اپنی وفا کے وعدے کو پورا کر رہے ہیں۔ اگر ہمارے جائزے خوشکن نہیں ہیں تو بڑی فکر کی بات ہے۔ صرف ایمان لے آنا، صرف قبول کر لینا کافی نہیں ہے۔ صرف اینٹ اور پتھر اور سیمنٹ کی عمارات کھڑی کر دینا کافی نہیں ہے بلکہ ان (بیوت الذکر) کو آپ کو عبادات کا ایک نمونہ ہونا چاہئے۔

ان (بیوت الذکر) کو آپ کے اعلیٰ اخلاق کا ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ ان (بیوت الذکر) سے دنیا کو یہ پیغام ملنا چاہئے کہ یہاں سے پیار، محبت اور ہمدردی کے ہر وقت چشمے پھوٹتے ہیں۔ جب یہ سوچ ہوگی تو یقیناً آپ کی (بیوت الذکر) فائدہ مند ہوں گی۔ یقیناً آپ اپنا عہد پورا کرنے والے ہوں گے۔ یقیناً آپ کی عبادات وہ حق ادا کرنے والی عبادات ہوں گی جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے اور جس کی اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت سے توقع کی ہے۔

اللہ کرے کہ ہم سب اس معیار پر پورا اترنے والے ہوں اور اپنے عہد و وفا کو نبھانے والے ہوں۔ اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے ہر وقت اپنی اصلاح کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اب دعا کر لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔ اس تقریب کے آخری پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

مقامی جماعت نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ بعد ازاں لوکل امارت منہائم اور حلقہ کے صدران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت احسان کے بیرونی احاطہ میں ناشپاتی کا پودا لگایا اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے آڑو کا پودا لگایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریب میں شامل ہونے والے مقامی جماعتوں کے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور اپنے ہاں حضور انور کی موجودگی سے برکتیں حاصل کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ مائیں اپنے گودوں میں لئے بچوں کو اٹھا اٹھا کر آگے کرتیں اور حضور انور سے پیار حاصل کرتیں۔ حضور انور ان گودوں میں لئے بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرماتے۔

جلسہ کے انتظامات کا معائنہ

سات بجکر بیس منٹ پر یہاں سے جلسہ گاہ Mai Markt کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے جلسہ گاہ کا فاصلہ 3.3 کلومیٹر تھا۔ ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب افسر جلسہ سالانہ جرمنی نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب جرمنی سے اگلے دن جمعہ کی شام کو طلباء کے ساتھ ہونے والے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ اس پروگرام کو جلسہ گاہ کے مین ہال میں رکھنے کی بجائے جو دعوت الی اللہ کے پروگراموں کے لئے چھوٹا ہال ہے وہاں رکھ لیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ جلسہ کے ایام میں حضور انور کی رہائش Mai Markt کے ایک رہائشی حصہ میں ہے۔

جماعت احمدیہ جرمنی 1995ء سے Mai Markt منہائم (Mannheim) میں اپنے جلسہ سالانہ کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس مئی مارکیٹ کا رقبہ دو لاکھ 85 ہزار مربع میٹر ہے۔ یہاں سارا سال بڑے بڑے فنکشن اور مختلف فیئرز ہوتے ہیں۔ اس ایریا میں اردگرد کے علاقہ میں بیس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش موجود ہے۔ یہاں کا سب سے بڑا ہال، مردانہ جلسہ گاہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس کا رقبہ آٹھ ہزار مربع میٹر ہے اور اس میں ایک وقت میں 24 ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ ساری جگہ پختہ اور صاف ستھری ہے۔ اس وسیع و عریض ایریا میں لجنہ جلسہ گاہ اور مختلف شعبوں، نظامتوں اور دفاتر کے لئے مارکیز اور رہائش کے لئے خیمے لگا کر اور مختلف جگہیں تیار کر کے انتظامات مکمل کئے گئے ہیں۔ خدام نے دن رات وقار عمل کر کے ان انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

سات بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے نائب افسران جلسہ سالانہ جن کی تعداد 19 ہے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان خدام وانصار کو شرف مصافحہ سے نوازا جو گزشتہ نو دس روز سے جلسہ کی تیاری کے لئے مسلسل وقار عمل میں مصروف ہیں اور اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ ایسے احباب کی مجموعی تعداد 70 ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات میں سے سب سے پہلے شعبہ رجسٹریشن اور سکیورٹی گیٹس کا معائنہ فرمایا۔ یہاں جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کے کارڈز کی چیکنگ اور سکیننگ کا پروگرام گزشتہ سالوں سے جاری ہے۔ لیکن امسال اس کو مزید بہتر اور آرگنائز کیا گیا ہے اور الیکٹرک سسٹم سکیورٹی گیٹس لگائے گئے ہیں۔ اب کوئی فرد بھی بغیر Card اور Barcode کے جلسہ گاہ میں داخل نہیں ہو سکتا اور اب اس بات کا احتمال ہی نہیں ہے کہ کوئی بھی فرد بغیر کارڈ چیکنگ کے جلسہ گاہ میں جا سکے۔ جلسہ گاہ میں تین Gates ہونے کی وجہ سے Computer Network کو بہتر انداز میں چلانے اور حاضری کو ہر طور پر صحیح Count کرنے کے لئے Mobile Scanning System بنایا گیا جس کے ذریعہ جلسہ گاہ میں کسی بھی جگہ Card Checking کی جا سکتی ہے۔

اسی طرح جو افراد اپنا ID Card اور Barcode کسی وجہ سے جلسہ پر ساتھ نہیں لا سکے، ان کے جلسہ گاہ پر مکمل تصدیق کے بعد کارڈ بنانے اور Barcode پرنٹ کرنے کے لئے پرنٹنگ سسٹم رکھے گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سارے سسٹم کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور خود اپنے کارڈ کی بھی سکیننگ کی بعد ازاں حضور انور نے ازراہ شفقت امیر صاحب جرمنی، مربی انچارج صاحب جرمنی، افسر صاحب جلسہ سالانہ جرمنی اور انچارج شعبہ سکیورٹی گیٹ کے کارڈز کی بھی سکیننگ کی۔ ہر کارڈ کی سکیننگ کے ساتھ جملہ کوائف مع تصویر سکرین پر آجاتے ہیں۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ الیکٹرک سسٹم سکیورٹی گیٹ سے بھی گزرے۔

اس معائنہ کے دوران ناظم صاحب شعبہ رجسٹریشن اور سکیورٹی گیٹ نے اپنے معاونین کا تعارف بھی کروایا۔ سبھی معاونین انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے دن رات محنت کر کے یہ سارا سسٹم سیٹ کیا ہے اور سارے ملک کے احمدیوں کے لئے Card اور Barcode جاری کئے ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سبھی معاونین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ MTA اور MTA سٹوڈیو کا معائنہ فرمایا اور انتظامات کا جائزہ لیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور انتظامات کا جائزہ لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نان سے ایک لقمہ سالن کے ساتھ لیا اور کھانے کا معیار دیکھا۔ لنگر خانہ کے معاونین نے حضور انور کے ساتھ مختلف گروپس میں تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بعض کارکنان سے گفتگو بھی فرمائی۔

لنگر خانہ سے باہر ایک دیگ واشنگ مشین لگائی گئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منتظمین سے دیگ دھونے کے پراسز کے بارہ میں گفتگو فرمائی اور ایک دیگ دھونے کا مکمل پراسس دیکھا۔ دیگ دھلنے کے بعد کچھ چاول ساتھ لگے ہوئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ برش بھی ساتھ ساتھ صاف رہنے چاہئیں تاکہ ان کے ساتھ لگے ہوئے چاول اتر جائیں اور دیگ کے ساتھ نہ آئیں۔

یہ مشین گزشتہ چار سال سے ہر جلسہ جرمنی کے موقع پر استعمال کی جا رہی ہے۔ ہر سال اس مشین میں کئی ٹیکنیکل بہتریاں لائی جاتی ہیں۔ یہ مشین Full Automatic کام کرتی ہے۔ اس کو ایک مرتبہ On کرنے کے بعد اور کوئی بٹن دبانے کی ضرورت نہیں

ہوتی۔ اس کا پراسس اس طرح ہے کہ جب دیگ Railing سے مشین کے اندر داخل ہوتی ہے تو دیگ ایک Sensor کو Touch کرتی ہے جس سے Computer System دیگ واش پروگرام کو سٹارٹ کردیتا ہے۔ سب سے پہلے پانی کا سسٹم سٹارٹ ہوتا ہے۔ دیگ کے اندر اور باہر اور پیندے پر سادہ پانی اور Washing Liquid کا سپرے (Spray) ہوتا ہے۔ پانی مشین میں لگے ہوئے ہیٹنگ سسٹم کے ذریعہ گرم کیا جاتا ہے۔ اس مشین میں Brush System انسٹالڈ ہیں جو کہ گھومتے ہوئے دیگ کے اندر کی صفائی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگ بھی Rotate کرتی ہے جس سے دیگ کے باہر اور پیندے کی بھی صفائی ہوتی ہے۔ دیگ کے اندر کام کرنے والے سسٹم پر Scrappers لگے ہوئے ہیں جو کہ ضرورت پر دیگ کے اندر لگے ہوئے چاول یا دیگر کھانے وغیرہ کو کھرچتے ہیں۔ دیگ دھونے پر اس کو Automatically باہر نکال دیا جاتا ہے اور مشین اگلی دیگ دھونے کے لئے گرین سگنل دیتی ہے۔ ایک دیگ کی صفائی پر 12 تا 15 لٹر پانی استعمال ہوتا ہے۔

یہ مشین ایک SPS-Computer، سات سینسرز (Sensors)، تین Step Motors، دو Rotational Motors، چار کنٹرولرز، دو عدد 24 KW-Heaters، دو پمپس اور دیگر Electronic Components پر مشتمل ہے۔

اس مشین کو تین احمدی نوجوان انجینئرز نے خود تیار کیا ہے اور بڑی لمبی محنت کے بعد تیار ہوئی ہے۔ ان بھائیوں میں سے ایک عطاء المنان حق صاحب ہیں جو Aeronotics میں Ph.D کر رہے ہیں۔ دوسرے ودودالحق صاحب ہیں جو Biology میں Ph.D کر رہے ہیں اور تیسرے بھائی جوان دونوں کی مدد کر رہے ہیں وہ دسویں جماعت کے طالبعلم ہیں۔

دیگ دھلنے کے پراسس کو دیکھنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشین کے ذریعہ پیاز کاٹنے کا پراسس دیکھا۔ بعدازاں حضور انور نے سٹور کا معائنہ فرمایا جہاں اجناس اور دیگر استعمال ہونے والی اشیاء بڑی تعداد میں ذخیرہ کی گئی تھیں۔ اس کے بعد حضور انور نے بازار کا معائنہ فرمایا۔ بازار میں مختلف سٹالز لگائے گئے ہیں۔ ہر سٹال کے آگے خدام اپنے اپنے سٹال پر تیار کی جانے والی کھانے پینے کی اشیاء لے کر کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر سٹال کے آگے سے گزرتے ہوئے ازراہ شفقت مختلف اشیاء میں سے کچھ حصہ لے کر ان خدام کو دیتے رہے اور یوں یہ خوش نصیب حضور انور ایدہ اللہ کی شفقت اور اس تبرک سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ ایک طفل نے اپنے ہاتھ میں مٹھائی کی ٹرے پکڑے ہوئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس میں سے ایک رس گلہ اپنے دست مبارک میں لیا اور اس بچے کے منہ میں ڈالا۔ بچے نے نصف کھایا اور بقیہ نصف حضور انور نے اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ جس کو ساتھ کھڑے نوجوانوں نے اسی وقت محفوظ کر لیا۔ ان لوگوں کی خوشی ناقابل بیان تھی۔

بازار کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرائیویٹ خیمہ جات کا معائنہ فرمایا۔ پرائیویٹ خیمہ جات کی مجموعی تعداد 585 تھی۔ امسال ان خیمہ جات کے گرد Fence لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان خیمہ جات کے درمیانی راستہ میں گزرے۔ بعض فیملیاں اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں اور بعض خیمے نصب کر رہی تھیں۔ سبھی اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتے اور خوش آمدید کہتے۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دیتے۔ بچے دوڑتے ہوئے حضور انور کے پاس آتے، حضور انور انہیں پیار کرتے اس طرح سینکڑوں خاندانوں نے حضور انور کو انتہائی قریب سے دیکھا اور شرف زیارت حاصل کیا اور برکتیں حاصل کیں۔ ہر ایک اپنی خوش نصیبی پر مسرور تھا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور تفصیل سے مختلف شعبوں کا جائزہ لیا۔ لجنہ کے جلسہ گاہ میں دو بڑی مارکی لگائی گئی ہیں ایک ان خواتین کے لئے ہے جن کے ساتھ چھوٹی عمر کے بچے ہوں گے۔ جبکہ دوسری ان کے لئے ہے جن کے ساتھ چھوٹے بچے نہیں ہیں۔ لجنہ جلسہ گاہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے آئے اور ہال میں داخل ہونے سے قبل بالائی منزل پر قائم شعبہ MTA کا معائنہ فرمایا۔ جلسہ سالانہ کا تمام Live پروگرام یہاں سے ایڈٹ ہو کر آگے On Air جاتا ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا انعقاد ہونا تھا۔

تمام ناظمین اپنے اپنے معاونین کے ساتھ اپنے شعبہ کی تختی کے پیچھے کھڑے تھے۔ ناظمین جلسہ سالانہ کی مجموعی تعداد 120 ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام ناظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

حضور انور کا ڈیوٹی والوں سے خطاب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لے آئے اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم باسل احمد بھٹی صاحب نے پیش کی اور بعدازاں اس کا اردو اور جرمنی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

حسب روایت آج پھر تقریباً ایک سال بعد ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ آپ میں سے اکثریت ان لوگوں کی ہے جو ہمیشہ سے ڈیوٹی دیتے آئے ہیں یا کئی سال سے ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ کچھ تعداد ایسے نوجوانوں کی بھی ہوگی، نوعمر بچوں کی بھی ہوگی جو اس سال ڈیوٹی میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ہر ایک آپ میں سے، اپنے آپ کو ڈیوٹی کی ادائیگی کے وقت اپنے فرض کی ادائیگی کے وقت اتنا ہی اہم سمجھے جتنا کہ آپ کے افسران کی ذمہ واری ہے۔ گو کہ آپ ماتحت ہیں، معاون ہیں، نائب ہیں، اسسٹنٹ ہیں، لیکن ذمہ داری ہر ایک کی اتنی ہے جتنی کہ افسر کی ہے۔ اس لئے ہر ایک کو اپنے اپنے سپرد کئے گئے۔ مفوضہ فرائض کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے تاکہ ہر کام احسن طریق سے Smoothly چلتا چلا جائے۔

ایک بات جو اس دفعہ میں خاص طور پر کہنا چاہتا ہوں۔ ہمیشہ کہتا ہوں یوکے میں ہر سال جلسہ سالانہ پہلے ہوتا تھا۔ اس سال وہاں بعد میں ہو رہا ہے وہاں کی جو ہدایات ہوتی تھیں وہ آپ تک پہنچ جاتی تھیں کہ ہر کام کرنے والا کارکن اور کام کرنے والی کارکنہ صرف اپنے سپرد جو ڈیوٹی ہے اس کی طرف ہی توجہ نہ دے بلکہ اپنے ماحول پر بھی نظر رکھے، آنے جانے والے مہمان پر نظر رکھے۔ گو کہ میں جو ہدایت دیا کرتا ہوں۔ انشاء اللہ دے بھی دوں گا کہ تمام شامل ہونے والے مہمان بھی اپنے ماحول پہ نظر رکھیں۔ لیکن آپ جن کی تعداد سینکڑوں بلکہ ہزاروں میں ہو چکی ہے۔ ڈیوٹی دینے والے کارکنان آپ کا بھی فرض ہے کہ جو جو یہاں کام کر رہا ہے۔ یہاں ماحول پر نظر رکھے اور کسی بھی قسم کی اگر کوئی غیر معمولی بات دیکھیں تو اپنے افسران تک پہنچائیں۔

حضور انور نے فرمایا جو سیکیورٹی والے ڈیوٹی پر ہیں یا سکیننگ پہ ہیں یا کارڈ چیک کرنے پہ ہیں، ان کو بعض مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ بعض لوگ، بعض دفعہ چیکنگ کے دوران، یا سکینر میں سے گزرتے ہوئے یا جب آپ ان کی چیکنگ کر رہے ہوں گے تو سختی سے بھی پیش آئیں گے۔ آپ ان کی سختیاں برداشت کر لیں۔ لیکن اپنی ڈیوٹی کی ادائیگی میں کسی بھی قسم کی کوئی کمی نہیں ہونی چاہئے۔ بات ان کی سن لیں۔ لڑائی نہیں کرنی، جھگڑا نہیں کرنا۔ اگر کوئی زیادہ تلخ کلامی کرتا ہے یا سختی کرتا ہے یا کوئی ہاتھ بھی اٹھا لیتا ہے تب بھی نہ کوئی کارکن نہ کارکنہ آگے سے سختی سے پیش آئے بلکہ ان کا کام ہے کہ آرام سے، تحمل سے ان کو سمجھائیں اور اپنے افسران کو، شعبہ کے انچارج کو بتائیں۔ لیکن کسی سے ڈر کے کسی سے خوفزدہ ہو کے، کسی سے واقفیت کی بنا پر کوئی بھی، کسی بھی قسم کی کمی آپ کے کام میں نہیں ہونی چاہئے۔ یہ نہیں ہے کہ فلاں شخص میری جماعت کا ہے، یا فلاں شخص کا بھائی میری جماعت میں سے ہے اور میں اسے جانتا ہوں اس لئے اگر اس کا کارڈ گم ہو گیا ہے اور اس کو صرف اپنا نمبر یاد ہے تو اس نمبر کی بناء پر میں اس کو اندر جانے دوں۔ اگر نظام نے یہ پابندی لگائی ہے کہ کارڈ چیک کرنا ہے۔ سکیننگ کرنی ہے تو جو بھی واقف ہو، بیشک قریبی ہو، آپ نے اس وقت تک اس کو اندر نہیں آنے دینا جب تک کہ اس کا کارڈ چیک نہیں ہو جاتا اور اس بارہ میں کسی بھی قسم کا تساہل نہیں ہونا چاہئے۔ باقی ذمہ داریاں تو آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ میں کہا کرتا ہوں کہ ڈیوٹی دینے والوں کا سب سے بڑا فرض یہ ہے۔ ان کی ڈیوٹی میں بھی برکت پڑے گی کہ وہ دعا کرنے والے ہوں۔ اس لئے اپنی اوقات کو دعاؤں میں بھی صرف کریں اور جو نمازوں کے اوقات میں فارغ ہوں وہ باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کریں اور جن کی ڈیوٹی ہے وہ بعد میں باجماعت ادا کریں۔ لیکن نمازوں میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔ ان دنوں میں خاص طور پر ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں کی طرف توجہ دے اور جو اس کام کے لئے منتظم بنائے گئے ہیں ان کا تو دوسروں سے زیادہ فرض بن جاتا ہے کہ اپنی نمازوں اور دعاؤں کی طرف خاص توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ اس طرح نو بجکر سترہ منٹ پر جلسہ کی ڈیوٹیوں کی یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے کارکنان کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اجتماعی کھانے کا پروگرام تھا۔ اس پروگرام سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ دعوت الی اللہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں مختلف زبانوں کے لٹریچر کی نمائش کی گئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس نمائش کا معائنہ فرمایا۔ یہاں کبابیر سے آنے والی ایک فیملی بھی موجود تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت انہیں شرف مصافحہ سے نوازا اور ان کا حال دریافت فرمایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کھانے کی مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں دو ہزار کارکنان نے اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھایا۔ کارکنات کے کھانے کے لئے لجنہ جلسہ گاہ کے احاطہ میں علیحدہ انتظام کیا گیا تھا جہاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا شامل ہوئیں۔ کارکنات کی تعداد پانچصد سے زائد ہے۔ کھانے کی اس تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کھیوڑہ سالٹ مائنز کے کلینک میں

دمہ کا انوکھا علاج

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

پاکستان منرل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن کے زیر اہتمام Allergological Asthma Resort کھیوڑہ سالٹ مائنز Khewra Salt Mines میں ایشیا کا Asthma کے علاج کا واحد سنٹر موجود ہے۔ اس کا پرانا سنٹر Main کان کے اندر تھا جسے بعض فنی اور تکنیکی بنیادوں پر ختم کرنا پڑا، ماہرین کی رائے میں پرانے سنٹر میں Dust اور دھواں اندر کی فضا میں شامل تھا اس لئے اس سنٹر کو ختم کر کے نئے کمپلیکس کا سنگ بنیاد 20 دسمبر 2004ء کو مینیجنگ ڈائریکٹر جناب بریگیڈیئر خالد سجاد صاحب کھوکھر نے رکھا اور تقریباً سوا دو سال بعد 26 مارچ 2007ء کو بریگیڈیئر موصوف نے ہی اس کا افتتاح کیا۔

یہ کمپلیکس کھیوڑہ کان کی Main انٹرنس اور تفریحی ایریا سے آگے ہے۔ اس کمپلیکس کی سرنگ 450 فٹ لمبی ہے اور آخر میں مریضوں کے لئے چھ کیبن بنائے گئے ہیں، ہر کیبن میں دو بیڈ ہیں اسی طرح 12 مریضوں کو زیر علاج رکھنے کی گنجائش موجود ہے۔ ان کے ساتھ ٹی وی لاؤنج اور ہال موجود ہے، مریض ریسٹ ایریا میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھ سکتے ہیں۔

خاکسار کی بیماری کا پس منظر یہ ہے کہ خاکسار نائیجیریا میں 16 سال تک رہا، نائیجیریا میں بعض دوستوں کو استھما (Asthma) کی تکلیف ہوگئی، مجھے بھی سال میں متعدد بار نزلہ، زکام، کھانسی اور چھینکوں کی تکلیف ہو جاتی تھی جو اس مرض کی ابتدائی حالت تھی۔ پاکستان آ کر بھی یہ تکلیف اسی طرح رہی، اب Asthma کے مریض کے طور پر پچھلے دو سال سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہا، مکرم ڈاکٹر انوارالدین صاحب نے مزید ٹیسٹ اور رائے اور مرض کی تشخیص کے لئے لاہور میں سپیشلسٹ ڈاکٹر کے پاس بھی بھجوایا۔ علاج ہوتا رہا مرض بھی بڑھتا گیا، متعدد بار ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ 26 جون سے 5 جولائی تک Allergological Asthma Resort Khewra میں داخل ہونا پڑا۔

کھیوڑہ پہنچ کر ڈاکٹر بخاری صاحب انچارج Asthma Resort سے ملاقات ہوئی، ان سے بڑی دلچسپ بات چیت ہوئی انہوں نے خاکسار کو بتایا کہ یہ ایشیا کا واحد Allergological Asthma Resort ہے۔ اس کے علاوہ ساری دنیا میں دو اور اس قسم کے کلینک ہیں، ایک یوکرائن میں اور دوسرا پولینڈ میں ہے۔ نیز یہ بھی بتایا کہ جہاں تک میڈیکل سائنس اور سائنٹیفک ریسرچ کا تعلق ہے ہم اس طریقہ علاج کو نہیں مانتے لیکن لوگ چونکہ یہاں آتے ہیں اور ٹھیک ہو کر جاتے ہیں اس لئے ہم کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔

ان کی اس بات کی تصدیق خاکسار کے ایک دوست جو میری عیادت کے لئے ہسپتال میں آئے، انہوں نے بھی کی۔ وہ چونکہ PCSIR میں بطور کیمسٹ کام کرتے رہے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ بے شک سالٹ مائنز میں علاج کے لئے جائیں لیکن میرے خیال میں نمک کی کان کے اندر رہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

عزیزم ڈاکٹر انوارالدین طاہر انسٹیٹیوٹ ربوہ کی رائے اس سے مختلف تھی۔ ڈاکٹر انوارالدین خدا کے فضل سے جماعت کے دیرینہ مخلص اور خادم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مرحوم آف کانو کے فرزند ارجمند اور باپ کی True Copy ہیں اللہ تعالیٰ اس خاندان پر اپنے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کی بارش برسائے۔

خاکسار طاہر ہارٹ میں بغرض علاج جب بھی عزیزم ڈاکٹر انوارالدین صاحب سے ملا انہوں نے مذاقاً یہی کہا کہ دمہ کی دوائیں تو یہی ہیں جو ہم آپ کو دے رہے ہیں، اگر ٹھیک ہونا ہے تو نائیجیریا واپس بھجوا دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کے والد محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی پوسٹنگ پہلے سیرالیون میں ہوئی تھی۔ سیرالیون میں انہیں دمہ کی تکلیف ہوگئی تو نائیجیریا کانو میں بھجوا دیئے گئے اور یہاں کانو میں حالانکہ ڈسٹ بھی بہت ہوتی ہے لیکن آب و ہوا اور جگہ کی تبدیلی سے پھر یہ تکلیف انہیں ساری زندگی نہیں ہوئی۔ میرے ایک بہنوئی عزیزم سعید احمد گورایہ صاحب کو نائیجیریا میں دمہ کی تکلیف ہوگئی، پاکستان آنے کے بعد رفع نہ ہوئی اب وہ کیلگری کینیڈا میں مقیم ہیں اور وہاں جا کر دمہ کی تکلیف یکدم آب و ہوا اور جگہ کی تبدیلی سے دور ہوگئی۔

ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ آپ کو کم از کم اس کمپلیکس کے اندر 10 دن قیام کرنا ہوگا۔ میڈیسن کوئی نہیں لینی۔ بات چیت سے پرہیز کرنا اور زیادہ سے زیادہ گہرے سانس لینے ہیں۔ صبح آٹھ بجے سے رات آٹھ بجے تک کمپلیکس کے اندر گزارنا ہوں گے رات کو باہر رہنا ہوگا۔ اس کے لئے PMDC نے ٹرانسپورٹ اور رہائش کا انتظام کیا ہوا ہے جہاں رات کو مریضوں کو رکھا جا سکتا ہے۔

کمپلیکس کے اندر کوئی کھانے کی چیز آپ نہیں لے جا سکتے صرف پینے کا پانی رکھا جا سکتا ہے۔ ٹائیلٹ کمپلیکس کے باہر ہے، ٹائیلٹ جانے کے لئے ہر مریض کو 900 فٹ پیدل چل کر آنا جانا پڑتا ہے۔

خاکسار نے دس دن اس سنٹر میں گزارے۔ پہلے دن ہی یہاں 12 گھنٹے گزارنے کے بعد خاکسار کا سینہ کھلنا شروع ہوگیا۔ سانس لینے میں دقت محسوس نہیں ہو رہی تھی خاکسار چند قدم نہ چل سکتا تھا لیکن یہاں قیام کے دوران پہلے دن ہی سے ایک میل کی لازمی Walk تو چار پانچ دفعہ دن میں ٹائیلٹ جانے تک ہو ہی جاتی تھی۔ دمہ کے مریضوں کو اکثر کھانسی کے دورے پڑتے ہیں۔ کھانسی سے برا حال ہو جاتا ہے۔ بلغمی کھانسی بھی ہوتی ہے۔ مجھے تو دس دن قیام کے دوران ایک دفعہ نہ کھانسی آئی نہ بلغم حالانکہ یہاں ربوہ سے جانے سے قبل مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میرے جسم میں بلغم کے علاوہ کچھ بنتا ہی نہیں۔

خاکسار نے یہ تبدیلی باقی مریضوں میں بھی دیکھی کہ کسی بھی مریض کا کھانسی سے برا حال نہیں۔ بلکہ سوائے ایک دو دفعہ کے کھانسی کی آواز تک نہیں آئی اور نہ بلغمی کھانسی کی آواز۔ سانس لینے سے جو سیٹی کی آواز آتی تھی وہ فوراً بند ہوگئی، جسم جو سو جاتا ہے وہ کھلنا شروع ہوگیا۔ خاکسار کے معالج برادرم عزیزم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نے مشورہ دیا تھا کہ ضرور جائیں ایک تجربہ ہو جائے گا۔ خاکسار تمام دمہ کے مریضوں اور افادہ عام کے لئے عرض کرنا چاہتا ہے کہ یہ علاج کوئی مہنگا بھی نہیں ہے۔ دس دن کے قیام اور رہائش کی فیس صرف -/5300 روپے ہے۔ کھانا کینٹین سے مل جاتا ہے کوئی اور خرچہ نہیں۔

کھیوڑہ میں قیام کے دوران میرے نزدیک روزانہ پندرہ سے بیس گلاس پانی ضرور پینا چاہئے یا زیادہ سے زیادہ جتنا آپ پی سکتے ہیں میں نے محسوس کیا ہے کہ یہاں پینے کا جو پانی میسر ہے وہ بھی دمہ کو دور کرنے میں ممد ثابت ہوتا ہے۔ خاکسار پانی پینے کے نتیجے میں یہ محسوس کرتا رہا، کہ پانی سانس کی نالیوں / انتڑیوں اور جگر وغیرہ کو صاف کر رہا ہے اور پیشاب کے ذریعہ نالیوں کی Blockage دور ہو رہی ہے اور سانس کی نالیاں بھی کھل رہی ہیں۔

کھیوڑہ میں ٹائیلٹ کو 450 فٹ سنٹر سے دور رکھ کر اسے لازمی پیدل چل کر جانے کی ورزش کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ اس سے ہر مریض جو پانی کا استعمال زیادہ کرتا ہے اسے 12 گھنٹے کے دوران تقریباً 5 دفعہ پیدل چل کر ٹائیلٹ تک جانا پڑتا ہے اور اس میں وہ تقریباً 4500 فٹ لازمی پیدل چلتا ہے۔ پیدل چلنے کی ورزش بھی اسی بیماری کے علاج میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

اس بات کا ذکر نہایت اہم ہے کہ PMDC کا یہ Asthma Clinic موجودہ زمانہ میں ایک شاہکار اور کارنامہ ہے۔ مزید برآں خاکسار نے کسی بھی گورنمنٹ کے ادارہ کو اس طرح مستعدی اور احساس ذمہ داری سے کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جس طرح یہاں انسانیت کی خدمت کی جا رہی ہے۔ سارا عملہ فعال اور مستعد تھا لازمی طور پر اس کا کریڈٹ M.D، پراجیکٹ مینیجر، انچارج کو جاتا ہے اور خاکسار انتظامیہ کے حسن انتظام اور کارکردگی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

درخواست دعا

۞ سانحہ لاہور میں زخمی ہونے والے مکرم پروفیسر بشیر احمد صاحب، مکرم عبدالرشید قریشی صاحب سبزہ زار لاہور، مکرم جواد احمد صاحب اور مکرم مرزا نسیم احمد صاحب برلاس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے زخم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب کارکن نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد انور صاحب مرحوم گزشتہ کچھ عرصہ سے صاحب فراش ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم شوکت محمود صاحب صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور کی اہلیہ ایک طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم شیخ لیاقت حسین صاحب صدر حلقہ سول لائنز لاہور کی بیٹی، دل کی تکلیف سے بیمار ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے معدہ اور پسلیوں میں درد ہے نیز کمزوری زیادہ ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم انوارالحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ آنسہ یوسف بنت مکرم محمد یوسف صاحب ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ گزشتہ دو سال سے بعارضہ جگر و معدہ بیمار چلی آ رہی ہے اب ہومیو علاج جاری ہے پہلے کی نسبت کافی فرق ہے۔ تاہم کمزوری کی وجہ سے بخار ہو جاتا ہے۔ احباب کرام سے اس بچی کی کامل وعاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم رانا رفیق احمد صاحب ابن مکرم رانا داؤد احمد صاحب گزشتہ کئی دنوں سے سینہ میں انفیکشن اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت وتندرستی والی زندگی عطا فرمائے اور ہر پریشانی اور مشکل سے محفوظ رکھے۔ آمین

اوقات کار آجکل
صبح 8:30 تا 1 بجے
شام 5 تا 8:30 بجے
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240
ادارہ قائم کردہ: ڈاکٹر منصور احمد بھٹی مرحوم

ولادت

مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مکرم عدنان ثاقب صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ فوزیہ ثاقب صاحبہ کینیڈا کو مورخہ 14 مئی 2010ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بیٹوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام سنینا ثاقب تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب فیصل آباد کی پوتی اور مکرم سید محمد انعام اللہ صاحب طاہر کینیڈا کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی دے نیز نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم خلیل احمد تنویر صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم تنویر احمد صاحب کیلگری کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شادی کے قریباً سوا چھ سال بعد مورخہ 9 جون 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام عنایۃ فضہ احمد تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب گھمن صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 5 احمد آباد ضلع بدین کی پوتی، حضرت منشی احمد دین صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم عبدالغفار صاحب مرحوم آف چک سکندر نمبر 30 کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ نومولودہ کو اللہ تعالیٰ نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور خاندان کیلئے اس کا وجود بابرکت ثابت ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد اقبال بشیر صاحب نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم مہر سلیم احمد صاحب ولد مکرم مہر قطب دین صاحب ساکن احمد نگر ربوہ مورخہ 30 جون 2010ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر 48 سال وفات پا گئے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مورخہ یکم جولائی کو بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ احمد نگر میں مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ احمد نگر نے پڑھائی۔ بیت المبارک میں مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے بعد نماز مغرب ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ظفر اقبال صاحب ساہی نے دعا کروائی۔ مرحوم نے والدہ اور اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14 جولائی

طلوع فجر	3:42
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:18

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی
زمین خرید وفروخت کی بااعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

ہومیو پیتھک ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
بانی ہولزموپیتھی (ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی)
سے علاج کروانے کیلئے صرف ایسے مریض رابطہ کریں
جو کسی بھی طریق علاج سے شفایاب نہیں ہو رہے
047-6214226/0334-6372030

FD-10